تفسیر ثنائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

تفسیر ثنائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

جلد اوّل

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

مسلکِ کتاب و سنّت کے فروغ کے لئے کوشاں

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

مکتبہ قدوسیہ

ناشر ———————— ابوبکر قدوسی

اشاعت ———————— دسمبر 2002ء

مطبع ———————— موٹروے پریس

MAKTABA QUDDUSIA

REHMAN MARKET GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN. Ph: 7351124 - 7230585
Fax: 92 - 42 - 7230585 Email: qadusia@brain.net.pk

وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے ہاں سے ہے مگر وہ خدا کے ہاں سے نہیں اور خدا کے ذمہ دانستہ

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

جھوٹ لگاتے ہیں

یہ تو کہیں کہ خدا کے ہاں سے ہے مگر وہ خدا کے ہاں سے نہیں بلکہ خود بد عملی کرتے ہیں اور خدا کے ذمہ دانستہ جھوٹ لگاتے ہیں۔ خدا پر ہی جھوٹ باندھنے میں بس نہیں کرتے بلکہ اپنے رسولوں پیشوایان دین پر بھی جھوٹ باندھتے ہیں

(۲۰)- بیسویں آیت یہ ہے - والذین یدعون من دون الله لا یخلقون شیئا وهم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون (نحل) اس آیت میں مصنوعی معبودوں کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ مسیح بھی عیسائیوں کے مصنوعی معبود ہیں پس ضرور ہے کہ وہ بھی فوت ہوگئے ہوں (صفحہ ۶۱۳)

مرزا صاحب نے اس آیت کے لفظ "اموات" سے استدلال کیا ہے مگر اس میں غور نہیں فرمایا کہ "اموات" جمع "میت" کی ہے جو خود آنحضرت ﷺ اور کفار مکہ کے حق میں عین زندگی میں وارد ہوا ہے۔ غور سے پڑھو انك میت وانهم میتون کیا مرزا صاحب اس آیت کے اترتے وقت آنحضرت (فداہ ابی وامی) اور کفار مکہ سب کے سب فوت شدہ تھے؟ تو پھر اس سے بعد کی آیتیں بلکہ خود یہی آیت کس پر نازل ہوئی تھی اور اگر فوت شدہ نہ تھے تو کیوں نہ تھے۔ حالانکہ "میت" کا لفظ بقول آپ کے موت سابقہ چاہتا ہے۔ مرزا صاحب آپ تو یونہی ادھر ادھر جاتے ہیں۔ آیت کا مطلب بالکل واضح ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں وہ تو ممکنات ہالک الذات ہیں نہ دائم الحیات۔ حالانکہ معبودیت کے لئے غیر هالك الذات دائم الحیات ہونا چاہئے پس علی طریق البرہان آیت کے مطلب کی تقریر یوں ہوگی معبودکم ممکن الفناء ولا شئی من ممکن الفناء بمعبود (بالحق) نتیجہ صریح ہے کہ تمہارے مصنوعی معبود لائق عبادت نہیں۔ اموات کے معنے ممکن الموت کے لینا ایک تو آیت موصوفہ انك میت بتلا رہی ہے دوئم ممکن الموت کا لفظ تمام معبود باطلہ کو خواہ وہ نزول آیت سے پہلے کے ہوں یا اسی وقت کے یا پیچھے کے سب کو شامل ہے اور اگر اموات کے معنی فوت شدہ کے لیں تو یہ فائدہ متصور نہیں۔ غیر احیاء کے معنی غیر دائم الحیات کے ہم نے اس لئے کئے ہیں کہ "احیاء" "حی" کی جمع ہے جس کے معنی دائم الحیات کے ہیں پس ہماری تقریر بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے قابل پذیرائی اور مشتمل مزید فوائد ہوئی اور آپ کی مطلب براری در بطن قائل۔ کہیں جناب والا کے کسی حواری کو (حواری کو اس لئے کہ آپ تو علم لدنی کے معلم ہیں آپ کو ایسے ظاہر علوم سے کیا تعلق) یہ شبہ نہ ہو کہ شکل اول میں فعلیت صغری ضروری ہے اور مذکورہ شکل میں صغری ممکنہ ہے پس منتج نہ ہوگی اس لئے کہ امکان شکل مذکور میں ربط کی قید نہیں بلکہ خود محکم بہ ہے۔

(۲۱)- اکیسویں آیت یہ ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین (احزاب)
چونکہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہیں اس لئے مسیح ان کے بعد نہیں آسکتا پس معلوم ہوا کہ فوت شدہ ہے (صفحہ ۶۱۴)

مرزا جی یہاں بھی اصطلاحات بدعیہ سے معذوری کی وجہ سے تقریب تام سے غافل ہوگئے۔ دعوی موت مسیح اور دلیل عدم تشریف آوری انی هذا من ذالك آیت کا مطلب تو بالکل صاف ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملنے کی۔ پس مسیح قرب قیامت باوصف نبوت آپ کی امت بن کر آویں گے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ ان کو نبوت آپ کے بعد نہیں ملی بلکہ نبوت

تعجب ہے کہ اس جگہ مرزا صاحب نے حضرت مسیح کو عیسائیوں کا مصنوعی معبود مانا ہے۔ حالانکہ عیسائیوں کے معبود کا نام یسوع رکھ کر رسالہ انجام آتھم میں بے نقط سنائی ہیں۔ نعوذ بالله من الهفوات۔